بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان کا روزہ ٹوٹ جائے تو اس کے بعد کھا پی سکتے ہیں ؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے غلطی سے رمضان کا روزہ توڑ دیا، اسے یہ مسئلہ معلوم نہیں تھا کہ بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہنا ہوتا ہے، اس لیے اس نے کچھ کھا پی لیا، تو اس کا کیا کفارہ ہو گا؟

جواب

ہر عاقل و بالغ مسلمان پر رمضان کا روزہ فرض ہے، بلاعذر شرعی اسے چھوڑنا یا رکھ کر توڑنا، ناجائز و گناہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے، تو ایسے شخص پر رمضان کی حرمت و تعظیم کے پیش نظر بقیہ دن اِمساک یعنی کھانے پینے سے رُک کر روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہوتا ہے، لہذا مسئولہ صورت میں ایسا شخص بقیہ دن کھانے پینے کے سبب گنہگار رہوا، خواہ اسے مسئلے کا علم ہو یا نہ ہو کہ دارالاسلام میں شرعی مسائل سے لاعلم ہونا کوئی شرعی عذر نہیں، ہاں! البتہ محض اس وجہ سے (یعنی روزہ ٹوٹنے کے بعد کھانے پینے سے) کوئی کفارہ نہیں ہوگا۔

نوٹ: ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر حسبِ حال علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے جس میں کوتاہی کرنا جائز نہیں، لہذا جس پر روزے فرض ہیں اس پر روزے کے ضروری مسائل سیکھنا بھی فرض ہیں ورنہ بلاعذرِ شرعی ضروری مسائل سیکھنے میں کوتاہی کرنے کے سبب وہ گنہگار ہو گا۔

رمضان کا ادا روزہ ٹوٹ جائے، تو بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہنا واجب ہے۔ جیسا کہ نور الایضاح، بدائع الصنائع، فتاوی عالمگیری، الفقہ علی المذاھب الاربعہ اور دیگر کتب فقہیہ میں ہے:

والنظم للآخر: ”من فسد صومه في أداء رمضان وجب عليه الإمساك بقية اليوم تعظيماً لحرمة الشهر“

ترجمہ: جس کے رمضان کا ادا روزہ فاسد ہو جائے، تو اس پر رمضان کے مہینے کی حرمت و تعظیم کی وجہ سے بقیہ دن امساک واجب ہو گا۔

(الفقہ علی المذاھب الاربعۃ، جلد1، صفحہ519، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اسی طرح اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”غیر مریض و مسافر کو روزہ جاتے رہنے کی بھی حالت میں بوجہ ادب و حُرمت ماہ مبارک دن بھر مثل روزہ رہنا واجب (ہے)۔“ (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ517، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اگر کسی نے بقیہ دن کھا پی لیا، تو وہ گنہگار ہوگا، جیسا کہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”رمضان المبارک میں اگر کسی وجہ سے روزہ نہ ہو، تو غیر معذور

شرعی کو دن بھر روزہ دار کی طرح رہنا واجب اور کھانا پینا حرام، ایک بجے کھانا کھالیا، یہ دوسرا گناہ ہوا، توبہ فرض ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ519، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دارالاسلام میں شرعی مسائل سے ناواقفی عذر نہیں۔ جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "لا يعذر بالجهل بالأحكام في دار الإسلام" ترجمہ: دارالاسلام میں احکام شرعیہ سے جاہل ہونا عذر نہیں ہے۔ (العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، جلد2، صفحہ167، مطبوعہ دار المعرفۃ)

اسی طرح صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "دارالاسلام میں احکام کا نہ جاننا، عذر نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ702، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر اس کی موجودہ حالت کے مسائل سیکھنا فرض عین ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "سب میں پہلا فرض آدمی پر اسی (بنیادی عقائد) کا تعلم ہے اور اس کی طرف احتیاج میں سب یکساں، پھر علم مسائل نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کرسکے، پھر جب رمضان آئے، تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو، تو مسائل زکوٰۃ، صاحب استطاعت ہو، تو مسائل حج، نکاح کیا چاہے، تو اس کے متعلق ضروری مسئلے، تاجر ہو، تو مسائل بیع و شراء، مزارع پر مسائل زراعت، موجر و مستاجر پر مسائل اجارہ، وعلیٰ ہذا القیاس ہر اس شخص پر اس کی حالت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ624، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0203

تاریخ اجراء: 01 شعبان المعظم 1447ھ/21 جنوری 2026ء